8995 ـ کمیٹیوں کا نظام

سوال

مجھے ایک ثقہ دوست نے کہا ہے کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے اپنے ایک درس میں کہا ہے کہ کمیٹیوں کا نظام شرعا حرام ہے ،مجھے انشاء اللہ اس کی بات پر وثوق ہے ، لیکن پھر بھی آپ بتائیں کہ اس قول کی حقیقت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے کمیٹیوں کےجواز کا قول معروف ومشہور ہے ، لیکن اس میں بعض علماء کرام نے مخالفت کرتے ہوئے اسے حرام قرار دیا ہے ان میں شیخ صالح الفوزان شامل ہیں انہوں نے اپنی کتاب " البیان لاخطاء بعض الکتاب " صفحہ (377 ـ 380) میں اسےحرام قرار دیا ہے ۔

کبارعلماء کرام کی مجلس نے ان کمیٹیوں کے حکم کے بارہ میں ایک فیصلہ اور فتوی بھی صادر کیا ہے جو ذیل میں بالنص درج کیا جاتا ہے :

سب تعریفات اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اوراوردرود وسلام ہوں نبی مکرم و امین اور مخلوق سے بہتر انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اورصحابہ کرام پر اورقیامت تک ان کی اتباع کرنے والوں پر ۔

اما بعد :

کبارعلماء کرام کی مجلس نے طائف میں ہونے والے اپنے چوتیسویں اجلاس میں کچھ سوالات پر غورو خوض کیا اجلاس 16/ 2 / 1410 سے 26 / 2 / 1410ھجری تک جاری رہا ۔

کچھ ملازمین اورٹیچرحضرات کی جانب سے دعوت وارشاد اورعلمی ریسرچ ادارہ کے رئیس صاحب کوسوال پیش کیا گیا اورانہوں نے مجلس کے سامنے یہ سوال رکھا کہ :

ملازمین آپس میں ایک کمیٹی ڈالتے ہیں اس کا حکم کیا ہے ؟ اس کیمٹی کی صورت یہ ہے کہ : کسی ایک ہی دفتر یا سکول وغیرہ میں کچھ ملازمین کا آپس میں متفق ہوکر مہینہ کے آخر میں تنخواہ سے کچھ رقم مساوی طور پر اکٹھی

کرنا اوریہ رقم ان کیمٹی ممبران میں سے کسی ایک ممبرکوادا کردینا ، اسی طرح ہرماہ سب کمیٹی ممبران سے رقم اکٹھی کرکے ایک ممبر کوادا کی جاتی ہے حتی کہ سب ممبران اتنی ہی رقم حاصل کرتے ہیں جتنی وہ تھوڑی تھوڑی کرکے جمع کرواتے ہیں اس میں کوئي کمی یا زیادتی نہیں ہوتی ۔

اوراسی طرح شیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع کے پیش کردہ مقالے کوبھی دیکھا گیا جس میں قرض پرنفع حاصل کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے ، اسے دیکھنے کے بعد اراکین مجلس میں بحث وتمحیث جاری رہی جس کے بعد مجلس کے اکثر ارکان کے لیے کوئي ایسی چیز ظاہرنہ ہوئي جواس طرح کے معاملے کومنع کرنے والی ہو ۔

اس لیے کہ قرض لینے والے کوہونے والی منفعت قرض دینے والے کے مال میں کچھ بھی کمی نہیں کررہی ، بلکہ قرض لینے اور دینے والے (یعنی کمیٹی کے سب ممبران کو) برابر کا نفع حاصل ہورہا ہے ، اوریہ نفع ان سب کے لیے ہے کسی ایک ممبر کوبھی اس میں نقصان نہیں اور نہ ہی کسی دوسرے سے زیادہ نفع حاصل ہورہا ہے ۔

اورشریعت مطہرہ اسی مصلحتوں اورمنفعتوں کورد نہیں کرتی جس میں کسی ایک پر بھی نقصان و ضرر نہ ہو بلکہ اسی چیزکی مشروعیت وارد ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اورصحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

مجلس کبار علماء ۔

دیکھیں : مجلة البحوث الاسلامية عدد (27) صفحہ (349 - 350) ۔

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا بھی ان کمیٹیوں کے بارہ میں فتوی ہے جس میں انہوں نے اسے مباح وجائز قرار دیا ہے ، ان سے جب اس کے حکم کے بارہ میں پوچھا گیا تو ان کا جواب تھا :

اس میں کوئي حرج نہیں ، یہ ایک ایسا قرض ہے جس میں کسی ایک کے لیے بھی زیادہ نفع کی شرط نہیں پائي جاتی ، اوراس مسئلہ میں مجلس کبارعلماء کرام نے بھی غورخوض کیا اوراکثریت کے ساتھ اس کے جواز کا فیصلہ کیا اس لیے کہ اس میں سب کی مصلحت ہے اورکسی ایک کا بھی نقصان نہیں ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

دیکھیں : فتاوی اسلامية (2 / 413) ۔

واللہ اعلم .